زیر نظر ضخیم کتاب دراصل ایک اور ضخیم عربی تالیف تحریر المرأة فی عصر الرسالہ کی تلخیص اور اس کے اردو ترجمے پر مشتمل ہے۔ اصل کتاب اس کی مجلات اور تلخیص وترجمے کی کیفیت وتفصیل جناب مترجم نے ''عرض مترجم'' میں بیان کردی ہے۔ یہ وضاحت بھی موجود ہے کہ ہر ایک موضوع سے متعلق بخاری و مسلم کی تمام احادیث اور قرآنی آیات نیز مختلف مقامات پر ان کی تشریح مصنف نے بالتفصیل ذکر کی تھیں۔ تلخیص میں یہ تمام وکمال سب ہی کو لینا ممکن نہ تھا اس لئے ہر ایک عنوان کے تحت ایک ہی مفہوم کی متعدد احادیث میں سے چند ہی کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (ص ۴) بقول مترجم بعض مقامات پر عنوان کی طویل بحث کو مختصر الفاظ میں سمیٹنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کتاب میں بعض بہت ہی قلیل ایسے بھی حصے ہیں جنھیں تلخیص میں نہیں لیا گیا ہے۔ (مزید تفصیل کتاب کے ص ۴ پر دیکھی جاسکتی ہے)

زیر تبصرہ کتاب اردو زبان میں یقیناً ایک مفید اضافہ ہے۔ اردو ترجمہ بہت رواں ہے اور ترجمہ معلوم نہیں ہوتا۔ کتاب کا موضوع بہت اہم ہے اور نیا ہے۔ اور خاص بات یہ ہے کہ بقول مترجم ''یہ اس حیثیت سے منفرد ہے کہ مسئلہ زن پر قرآن اور صحیح احادیث کا ایک جامعہ اور ہمہ گیر مطالعہ اس میں پیش کیا گیا ہے۔ جس سے اسلام کے آئیڈیل اور دور رسالت ﷺ میں عورت کی ہمہ جہت حیثیت اور ہر گوشۂ زندگی کی بھرپور تصویر جلوہ گر ہوگئی ہے۔ (ص ۳)

یہ کتاب کل چھ ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب کئی فصلوں میں منقسم ہے۔ پہلا باب پیکر خاتونِ مسلم کے عنوان سے ہے جس کے تحت نسوانی شخصیت کے چند خدوخال، شخصیت کی قوت اور حقوق وفرائض کا پختہ شعور وغیرہ (۵۹ تا ۱۶۴) کا بیان قرآن اور صحیحین کی احادیث کے حوالوں سے مرصع ہے۔ دوسرا باب سماجی زندگی میں مسلم خاتون کی شرکت (ص ۱۶۵) کے مباحث پر مشتمل ہے۔ تیسرے باب میں ''سماجی زندگی میں عورتوں کی شرکت پر اعتراضات کا جائزہ (۲۵۴) پیش کیا گیا ہے۔ چوتھا باب خواتین کے لباس پر مشتمل ہے اور اس کی چار فصلیں ہیں (ص ۲۹۴ تا ۳۳۶) جبکہ چھٹے اور آخری باب ''جنسی تعلیم وثقافت'' (ص ۴۳۴ تا ۴۷۵) پر مشتمل ہے۔ علاوہ ازیں کتاب کے شروع میں علامہ یوسف القرضاوی کا تفصیلی مقدمہ وتعارف (ص ۱۸ تا ۳۹) اصل مصنف کا مفصل مقدمہ بھی (ص ۴۰ تا ۵۸) شامل کتاب ہے۔ جس میں موصوف نے تصنیف کا بنیادی سبب (ص ۴۱) موضوع کتاب (۴۴) کتاب کا منہاج (ص ۴۶) کتاب میں پیش کئے گئے نتائج کا خلاصہ (ص ۵۱) بیان کیا ہے۔

فاضل مترجم کے تعارف کے مطابق مصنف جناب عبدالحلیم ابوشقہ مصری ہیں اور معتدل فکر ونظر کے مالک ہیں۔ آں جناب نے زیر بحث موضوع پر قرآنی آیات اور تمام متداول کتب احادیث کا ایک جامع

اور ضخیم ذخیرہ تیار کیا تھا۔ انتہائی ضخامت کے سبب اس کے دو حصے کئے گئے تھے۔ پہلے حصے سے خلاصہ در خلاصہ مواد منتخب کر کے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا ہے اور اصل مصنف کی ہر موضوع سے متعلق تشریح و تفصیل کو اکثر و بیشتر حذف کر دیا ہے۔ چنانچہ موجودہ صورت میں یہ قرآنی آیات اور بخاری و مسلم کی احادیث کا ایک مفصل مجموعہ اور فہرست ہے۔ بہت سے موضوعات ایسے ہیں جہاں بحث و تمحیص اور تفصیل کی خاص تشنگی محسوس ہوتی ہے۔ خصوصاً برصغیر میں پائے جانے والے مخصوص سیاسی، سماجی حالات میں بہت کچھ سمجھانے کی ضرورت ہے بطور ڈائری یا یادداشت یا نوٹس قرآن آیات اور احادیث کی طویل فہرست کا سامنے آ جانا کافی نہیں سمجھا جا سکتا۔ مزید برآں مصنف کی بعض آراسے تبصرہ نگار کا اتفاق ضروری نہیں۔

بہر حال اختصار کے باوجود مدبر کے نزدیک کتاب کا سب سے قیمتی حصہ اور عہد حاضر کے حالات میں مفید تر، باب ششم ہے جس کا عنوان ہے جنس تعلیم و ثقافت۔ اس کی تین فصلیں ہیں: پہلی جنس لطف اندوزی کی شرعی اجازت، دوسری فصل جنس لطف اندوزی کے آداب اور تیسری فصل شادی اور لطف اندازی کے باب میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل ہے۔ راقم الحروف کے نزدیک اس باب کے یہی ۴۰ صفحات جنسی و معاشرتی افراط و تفریط اور بے راہ روی سے بچاؤ کے لئے مشعل راہ اور باعث اصلاح ثابت ہو سکتے ہیں۔

نام کتاب: آں حضرت کی تعلیمی پالیسی

مولف: پروفیسر ڈاکٹر محمد گجر خان غزل کاشمیری

ناشر: شعبہ نشر و اشاعت، اقراء تدریب الاطفال (ٹرسٹ) سانده خورد۔ لاہور

صفحات: ۲۸۰

قیمت: ۱۵۰/روپے

تبصرہ نگار: مولانا محمد وسیم راؤ۔ کراچی

زیر نظر کتاب جامعہ اسلامیہ بہاول پور کے شعبہ اسلامیات کے ریٹائرڈ پروفیسر جناب محمد گجر خان صاحب کا پی ایچ۔ ڈی کا تحقیقی مقالہ ہے، یہ مقالہ انہوں نے جامعہ اسلامیہ بہاولپور ہی سے ۱۹۹۲ء میں تیار کیا، اور اس پر ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی، تاہم اس کی اشاعت ۱۴ سال بعد ۲۰۰۶ء میں کی گئی۔

مولف اس کتاب کے علاوہ کم از کم ۲ درجن مضامین بھی تحریر کر چکے ہیں جو مختلف جرائد و رسائل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ پی ایچ۔ ڈی کے بعد بھی مولف ۱۳ سال تک جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں بطور